کشف الاسرار

حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

يعلمهم الكتاب والحكمة ويزكيهم

تصوف فاؤنڈیشن
۱۴۱۹ھ

PDFBOOKSFREE.PK

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان

PVL
PAKISTAN VIRTAUL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نادر و نایاب کُتب و رسائلِ تصوّف کے ری پرنٹ ایڈیشن

اُردو ترجمہ

کشفُ الاسرار

مصنّف : حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : ملک شیر محمّد خاں اعوان

○

بسعی و اہتمام

ابو نجیب حاجی محمّد ارشد قریشی

بانی تصوّف فاؤنڈیشن ○ لاہور

○

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات

۲۴۹ - این ، سمن آباد - لاہور ، پاکستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نادر و نایاب کُتب و رسائلِ تصوّف کے ری پرنٹ ایڈیشن

○

جُملہ حقوق بحق تصوّف فاؤنڈیشن محفوظ ہیں © ۱۹۹۸ء

ناشر : ابونجیب حاجی محمّد ارشد قریشی
بانی تصوف فاؤنڈیشن۔ لاہور

تعاون : کرنل (ر) راجہ محمّد یوسف قادری
بانی شانِ ولایت ٹرسٹ۔ لاہور

طابع : زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور

سالِ اشاعت : ۱۴۱۹ھ ــــ ۱۹۹۸ء

قیمت : ۲۵ روپے

تعداد : پانچ سو

واحد تقسیم کار : المعارف۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

یکے از مطبوعات

شعبۂ شیخ علی بن عُثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، تصوّف فاؤنڈیشن۔ لاہور

○

تصوّف فاؤنڈیشن ابونجیب حاجی محمّد ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصالِ ثواب کے لیے بطور صدقہ جاریہ اور یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلف صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مُطابق تبلیغِ دین اور تحقیق و اشاعت کُتبِ تصوّف کے لیے وقف ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تصوف فاؤنڈیشن

مقاصد، طریق کار، شعبہ جات

- فرمان الٰہی ہے: هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (القرآن ۶۲: ۲)
"اللہ ہی وہ ذات (پاک) ہے جس نے امیوں میں ایک (عظیم المرتبت) رسول مبعوث فرمایا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔"
- تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقاصد عظیمہ تھے، یہی تصوف اور اہل تصوف کا دستور العمل رہا ہے اور ان ہی مقاصد کے لئے تصوف فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا ہے۔
- تصوف فاؤنڈیشن ابو نجیب حاجی محمد ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لخت جگر کی یاد میں بطور صدقہ جاریہ یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ (یکم مئی ۱۹۹۸ء) کو قائم کیا ہے جو کتاب و سنت، سلف صالحین اور بزرگان دین کی تعلیمات کے مطابق تبلیغ دین اور تحقیق و اشاعت کتب تصوف کے لئے وقف ہے۔
- تصوف فاؤنڈیشن ایک غیر سرکاری، غیر تجارتی، علمی و تحقیقی ادارہ ہے جو ابتدائی طور پر، لائبریری کتب تصوف، شعبہ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ کتب تصوف اور شعبہ اشاعت کتب تصوف تین شعبوں پر مشتمل ہے۔
- بانی تصوف فاؤنڈیشن نے اپنی ذاتی لائبریری کا ذخیرۂ کتب تصوف جو تصوف کی کئی ہزار نادر و نایاب کتابوں پر مشتمل ہے 'لائبریری تصوف فاؤنڈیشن کے لئے وقف کر دیا ہے' اس ذخیرۂ کتب تصوف کی فہرست (کیٹلاگ) شائع کی جارہی ہے جو نہ صرف تصوف کے موضوع پر ایک اہم علمی و تحقیقی دستاویز ہو گی بلکہ اس امر کا بھی بین ثبوت ہو گی کہ تصوف فاؤنڈیشن کی لائبریری میں نادر و نایاب کتب تصوف کا عظیم الشان ذخیرۂ کتب موجود ہے جس سے تشنگان تصوف سیراب ہو سکتے ہیں۔
- بانی تصوف فاؤنڈیشن نے بیس سال قبل المعارف اور اسلامک بک فاؤنڈیشن کی طرف سے پچاس کے قریب کلاسیک اور اہم کتب تصوف شائع کی تھیں جو اب ناپید ہیں ان کتابوں کے مسودات، اشاعتی و طباعتی مواد اور حقوق اشاعت بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تصوف فاؤنڈیشن کو منتقل کر دیئے ہیں جس سے تصوف فاؤنڈیشن نے روز اول ہی اشاعت کتب تصوف کے کام کا شاندار آغاز کر دیا ہے۔

- بانی تصوف فاؤنڈیشن کے ان دو اقدامات کی بدولت تصوف فاؤنڈیشن مستحکم علمی و تحقیقی بنیادوں پر منظم ہو رہا ہے اور وسائل بہم ہو سکے تو انشاء اللہ بہت جلد ایک عظیم الشان قومی اور بین الاقوامی ادارہ بن جائے گا۔
- اکابر صوفیائے کرام کی شخصیات اور ان کی تصانیف و تعلیمات کو اجاگر کرنے کے لئے تصوف فاؤنڈیشن اور لائبریری تصوف فاؤنڈیشن میں الگ شعبے قائم ہونگے۔ جس کی ابتداء شعبہ شیخ علی بن عثمان ہجویریؒ اور ہجویری کرسی کے قیام سے کر دی گئی ہے۔ ایک ماہ کی قلیل مدت میں اس شعبہ کی طرف سے حضرت شیخ علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک (۱۴۱۹ھ) کے موقع پر ان کی حسب ذیل کتب بڑے اہتمام سے شائع کی جا رہی ہیں۔

۱۔ کشف المحجوب فارسی متن نسخہ تہران، تصحیح و تحشیہ علی قویم۔
۲۔ کشف المحجوب، اردو ترجمہ نسخہ ماسکو، تحقیق و ترجمہ سید محمد فاروق القادری۔
۳۔ کشف المحجوب انگریزی ترجمہ نسخہ لاہور۔ تحقیق و ترجمہ آر اے نکلسن۔
۴۔ کشف الاسرار (فقر نامہ) اردو ترجمہ از مولانا ایزدی صوفی معنوی۔
۵۔ کشف الاسرار (بیان الاسرار) اردو ترجمہ از ملک شیر محمد خان اعوان۔

اس شعبہ کی طرف سے مزید علمی و تحقیقی کتابیں بہت جلد شائع ہو رہی ہیں۔

- آخر میں تمام اہل تصوف، اہل ذوق اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ تصوف فاؤنڈیشن کے مقاصد عظیمہ کی تکمیل کے لئے بھرپور تعاون فرمائیں تاکہ تصوف فاؤنڈیشن ایک قومی اور بین الاقوامی ادارہ بن سکے۔

وباللہ التوفیق۔

الداعی الی الخیر
ابو نجیب حاجی محمد ارشد قریشی بانی تصوف فاؤنڈیشن
فون ۷۵۹۹۵۴۳ ۔ (۰۴۲)
۱۲ صفر المظفر ۱۴۱۹ھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تقریظ

از حضرت مولانا نور محمد صاحب ایوبی خطیب جامع مسجد، گورنر ہاؤس لاہور

حضرت سید مخدوم علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی

مشہور تصنیف "کشف الاسرار" کے اس جدید اُردو ترجمہ موسومہ "بیان الاسرار" کو منظرِ عام پر لانے کا محرک ناچیز راقم السطور ہے۔ مجھے اس مبارک کام کے محرک بننے کی سعادت کس طرح نصیب ہوئی۔ اس کی داستان سُنیئے۔ میں ایک روز چاشت کی نماز کے لئے سیدھا محرابِ مسجد میں پہنچا اور دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد ادا کی اور درگاہِ قاضی الحاجات میں اپنے لئے صراطِ مستقیم پر چلنے کے لئے خشوع و خضوع سے دُعا کی۔ دُعا سے فراغت پانے کے بعد حضرت مولانا احمد رضا خان خُلد آشیان کی تفسیر القرآن کی تلاوت کے لئے جزدان کھولا تو سب سے پہلے ایک بوسیدہ و کرم خوردہ کتاب نظر آئی۔ جس کا نام "کشف الاسرار" تھا۔ جب میں نے عالمِ استعجاب میں اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں میں اس کتاب کی ورق گردانی کی تو سب سے پہلے میری نظر جن الفاظ پر پڑی تو وہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ الحسنیٰ میں "یا حبیبُ" اور "یا لطیفُ" تھے۔ ان اسماء کو دیکھتے ہی حضرت داتا صاحبؒ کی درگاہ پر حاضر ہونے کا خیال آیا۔ اس خیال کے معاً بعد حضرت داتا صاحبؒ کو محرابِ مسجد کے سامنے تشریف فرما پایا اور ان کی زبان فیض ترجمان سے یہ ارشاد سُنا:۔

"اے اللہ کے بندے! اس کتاب کا سلیس اُردو ترجمہ کروا کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے خلقِ خدا تک پہنچانے کا انتظام کر، تاکہ خلقِ خدا اس سے فیض حاصل کرے۔ یہ بہت بڑی رُوحانی خدمت ہے۔ اس سے بزرگانِ دین کی روح خوش ہوگی۔"

ان پُر سوز و گداز کلمات کو سننے کے بعد میں فوراً حضرت داتا صاحب کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوا اور مراقبہ کیا تو حضرت داتا صاحب رحؒ نے فرمایا کہ:-

"تم نے جن دو اسماء کو دیکھا ہے۔ میری روحانی کامیابی کا راز انہی دو اسماء کے ذکر میں مضمر ہے اور مجھ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نوازشات بے غایات کی بارش انہی دو اسماء کے ذکر و ورد کی بدولت کی ہے۔ اگر تم نے اور میری کتاب "کشف الاسرار" کے قارئین نے ان اسماء کا ورد ہمیشہ جاری رکھا تو اللہ تعالیٰ دینی اور دنیوی منازل میں ارتقاء عطا فرمائے گا۔"

اس کے بعد حضرت داتا صاحب رحؒ نے مجھے اپنی اس کتاب کے غائر نظر سے مطالعہ کرنے کا حکم دیا۔ میں نے بصد شکریہ حکم کی تعمیل کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد مجھ پر رقت طاری ہوگئی، جسم کانپنے لگا۔ میں نے بارگاہ ربِ غفور میں اپنے عصیان و طغیان کی معافی مانگی۔ جب کچھ حالت سنبھلی تو واپس آیا اور تمام ماجرا اپنے حبیب لبیب ملک نواب خان صاحب آف کالاباغ سے بیان کیا۔ میرے ان واردات و کیفیات سننے اور کتاب دیکھنے کے بعد ملک صاحب پر وجد کی حالت طاری ہوگئی، انہوں نے بلا تامل فرمایا کہ میں اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں حضرت داتا صاحب رحؒ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہوں۔

اب یہ مسئلہ سامنے آیا کہ اس کتاب کا ترجمہ کس سے کروایا جائے۔ طویل غور و فکر کے بعد ملک نواب خان صاحب نے فاضل نوجوان ملک شیر محمد خان صاحب اعوان آف کالاباغ کا نام تجویز کیا اور کہا کہ اگر وہ اس کام کے لئے آمادہ ہوجائیں تو وہ اسے بطریق احسن سرانجام دینے کی صلاحیت و اہلیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ جامع کمالات شخصیت ہیں۔ علم و ادب، تاریخ و تصوف اور دین و سیاست سے متعلق وسیع معلومات سے بہرہ اندوز ہونے کے علاوہ بلند پایہ اہلِ قلم بھی ہیں۔ ملک شیر محمد خان صاحب کا نام سنتے ہی میں ملک نواب خان صاحب کی رائے سے متفق ہوگیا کیونکہ میں قبل ازیں ملک شیر محمد خان صاحب کا عالمانہ پمفلٹ "ضرورتِ مرشد" کا مطالعہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر چکا تھا۔ چنانچہ میں نے ملک نواب خان صاحب سے عرض کیا کہ وہ ملک شیر محمد خان صاحب سے اس کام کے لئے استدعا کریں۔ ملک نواب خان صاحب نے کالاباغ جا کر ملک شیر محمد خان صاحب کے ہاتھ میں کشف الاسرار دے کر تمام قصہ سنایا اور اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی درخواست کی۔ ملک شیر محمد خان صاحب نے اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھا لیا اور ایک قلیل مدت کے اندر ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا اور ساتھ ہی حضرت داتا صاحب کی مختصر مگر جامع سیرت بھی حوالۂ قلم کر دی جو اس ترجمہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

اس ترجمے پر غور کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ ملک صاحب ترجمے جیسے مشکل اور دشوار مرحلے میں آسانی سے کامیاب ہوئے ہیں۔ ترجمے میں انھوں نے الفاظ کی رعایت بھی ملحوظ رکھی ہے تاکہ لفظی اثر فوت نہ ہو جائے اور عبارت کی فصاحت کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ان دونوں باتوں کا نباہنا آسان بات نہیں ہے۔ جو حضرات اس فن سے واقف ہیں وہی ترجمے کی مشکلات کو جانتے ہیں۔ امید ہے کہ اس ترجمہ سے عوام و خواص یکساں مستفید ہوں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مترجم کو اپنی مرضیات کی توفیق عنایت فرماتا ہوا فائز المرام فرمائے۔ آمین! ملک نواب خان صاحب مستحق ستائش ہیں کہ انھوں نے بخوشی اس کتاب کی طباعت و اشاعت کا اہتمام اپنے ذمہ لیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو حضرات اس کتاب کا خلوص و اعتقاد سے مطالعہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی بہت سی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

خادم القوم

نور محمد ایوبی

جامع مسجد، گورنر ہاؤس، لاہور

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۶۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شجرۂ طیبہ شیخ علی ہجویری قدس سرہٗ

علی ہجویری آں پیر ولایت — ز دستِ شیخ بوالفضل ہدایت
ابوالفضل از علی حصریؒ گرفتہ — بدستِ خدمتِ اسرارِ نہفتہ
علی حصریؒ بوئے اسرارِ کلی — رسید از خدمتِ بوبکر شبلیؒ
بہ شبلیؒ از جنیدؒ آمد عطائے — کہ در عالم شدہ او رہنمائے
جنیدؒ از سرّیِ سقطیؒ بپوشید — لباسِ پارسائی را چہ خوش دید
سرّیِ سقطیؒ از معروفؒ خرقہ — بہ بر پوشید و شد دوائے فرقہ
شدہ معروفؒ از داؤد طائیؒ — چراغِ خانقاہِ پارسائی
بہ داؤدؒ از حبیبؒ آں فتح باب است — حبیبؒ آں کز حسن او کامیاب است

حسن بصریؒ مریدِ مرتضےٰ بود
علیؓ را پیرِ کامل مصطفےٰ بود

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

عرضِ مُترجم

حضرت مخدوم علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخشؒ کی تصانیف میں "کشف المحجوب" سے ہر خاص متعارف ہے لیکن بیشتر لوگ ان کی دوسری تصانیف سے لاعلم ہیں۔ موصوف کی تصانیف میں ایک مختصر سی کتاب فارسی زبان میں "کشف الاسرار" کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب کے ابتدائیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب "کشف المحجوب" کے بعد لکھی گئی۔ اس جواہر پارے کی اہمیت وافادیت کا اندازہ حضرت داتا گنج بخشؒ کی اس تحریر سے لگایا جا سکتا ہے:۔

"کشف المحجوب کتاب را محبت قلبی درمیان اندک تمام کردہ بودم۔ المحال کہ بعضے سخناں لائق نوشتن ہستند۔ می نگارم ونام این کتاب کشف الاسرار نہادم۔ درنظر من ایں کتاب بہ از دیگر از کار بہتر است۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر چند کہ یہ کتاب مختصر اور قلیل ضخامت کی حامل ہے لیکن اس کی معنوی افادیت اظہر من الشمس ہے۔ میں اس کتاب کے عمیق مطالعہ کی روشنی میں اگر یہ کہوں کہ دلوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا احساس پیدا کرنے کے لئے یہ کتاب لاثانی ہے، تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ اس کتاب میں مصنف نے وہ وہ نکات تحریر کئے ہیں جنھیں ہم اپنا عمل بنا کر معاشرے میں ایک انقلابِ صالح برپا کر سکتے ہیں، اور یقیناً یہ کتاب معاشرتی برائیوں کے زہر کا بہترین تریاق ہے۔ اس میں تطہیرِ فکر، تعمیرِ فکر، پختگیٔ سیرت، عفتِ قلب و نگاہ اور استقامت کا ایک جامع لائحہ عمل موجود ہے۔

موجودہ دور کے صوفیاء علماء، امراء اور غرباء میں جو لا علاج بیماریاں پیدا ہو چکی ہیں، یہ کتاب ان کے لئے یقیناً مسیحائی کا کام دے گی۔ اس کتاب میں مصنف روشن ضمیر نے یہ ایک خاص التزام کیا ہے کہ باوجود پیچیدہ مسائل کے، زبان اور طرزِ بیان، اس قدر سہل اور شگفتہ ہیں کہ کتاب تصوف کی بجائے ادبِ لطیف کا نمونہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معلوم ہوتی ہے۔ نیز افادیت میں خاص و عام برابر کے حصّہ دار ہیں۔

اس کتاب کے ربع صدی میں دو تین اردو ترجمے ہو چکے ہیں لیکن یہ تراجم متعدد وجوہ کی بنا پر حضرت داتا گنج بخشؒ کے خیالات کی صحیح نمائندگی کرنے میں معذور رہے ہیں۔ نیز ان تراجم کی زبان پر قدامت اور کہنگی کے آثار گہرے ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا قاری ان تراجم کو روانی سے سمجھنا تو درکنار، روانی سے پڑھ بھی نہیں سکتا۔ قاریوں کی اس دقّت کے پیش نظر مَیں نے جدید اُردو اسلوب میں اس ضرورت کو پورا کیا۔ نہایت سادہ زبان اور سہل بیانی سے کام لے کر اس کتاب کے ترجمے کی تکمیل کی ہے۔ مَیں اپنی محنت اور کاوش کی بنا پر یہ کہتا ہوں کہ یہ کتاب جس طرح ایک منتہی عالم کے لئے منفعت ہے بعینہٖ ایک ناواقف عامی اور مبتدی علم بھی اسی طرح مستفید ہوگا۔ میں اپنے اس دعوے کو ثابت کرنے میں کہاں تک کامیاب ہُوا ہُوں، اس کا جائزہ لینے کے لئے اگلے اوراق کی شہادت ضروری ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

کالا باغ۔ ضلع میانوالی — خاکسار

یکم جنوری سنہ ۱۹۶۳ء — شبیر محمد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حضرتِ داتا گنج بخشؒ

حالات و ارشادات

اولیاء اللہ اور صوفیانِ با صفا کا سب سے بڑا کارنامہ تبلیغ اسلام ہے۔ انھوں نے جو کی سوکھی کھا کر کفر زارِ ہند میں دین اسلام پھیلایا، نورِ ایمان چمکایا۔ لیکن تذکرہ نگاروں نے ان کی تبلیغی سرگرمیوں اور عملی کارناموں کا ذکر بہت کم کیا ہے اور ان کے روحانی تصرفات کے تذکرے پر سارا زورِ بیان صرف کر دیا ہے۔ جب ہندوستان میں انگریزی حکومت کے آغاز میں مختلف اضلاع کے گزٹیئر مرتب ہوئے اور مختلف قبائل کے حالات کی تدوین کے ضمن میں یہ سوال بھی سامنے آیا کہ یہ لوگ کب مسلمان ہوئے تو پہلی بار اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ ان تمام قبیلوں کو کسی نہ کسی ولی اللہ کے دست حق پرست پر مسلمان ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ درحقیقت اکثر علماءِ دین کے بارے میں متشدد تھے اور غیر مسلموں کو ان میں کوئی کشش نظر نہیں آتی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن صوفیائے کرام مرنجان مرنج تھے۔ ہر مذہب کے لوگوں کے ساتھ بڑی محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ علماء زیادہ تر اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات پر زور دیتے تھے۔ لیکن صوفیاء صفاتِ الٰہی کے جمالی پہلوؤں یعنی اس کی ربوبیت، رحمت، رافت اور شفقت کو پیش کرتے تھے۔ اس لئے صوفیاء کو تبلیغ کے سلسلہ میں علماء سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ یہاں ایک ایسے ہی ولی اللہ کا ذکر مقصود ہے۔ یعنی سرآمد اولیاء کبار، زبدۂ اخیار و ابرار حضرت مخدوم علی ہجویریؒ جو زیادہ تر داتا گنج بخش کے نام سے مشہور ہیں۔

آپ برِصغیر ہند و پاکستان کے نامور اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ آپ کے ابرِ تبلیغ سے ملک کا گوشہ گوشہ سیراب ہوا۔ لاریب آپ فیض کا ایک سمندر تھے۔ اس دربار گوہر بار کی یہ خصوصیت تھی کہ شاہانِ وقت، عقیدت اور محبت کے ساتھ سرِ نیاز جھکاتے اور فیض حاصل کرتے تھے۔ جو سائل آپ کے دربار پر حاضر ہوتا اس کا دامنِ آرزو آپ کے فیض سے مالا مال ہو جاتا۔ سلطان الہند حضرت خواجہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معین الدین اجمیریؒ اس سفر پر روانہ ہونے سے قبل جس نے کفرستانِ ہند کو نیرِ اسلام کی روشنی سے منور کیا تھا[1]۔ روحانی استفادہ کے لئے آپ کے مزار پر حاضر ہو کر چالیس روز تک اعتکاف میں رہے تھے اور وقت رخصت جب دامن گوہرِ مراد سے بھر لیا تو بے اختیار یہ شعر زبان فیض ترجمان پر جاری ہو گیا ؎

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را راہنما

یہ شعر آج بھی آپ کے گنبد مزار پر کندہ ہے اور آپ کی عظمتِ روحانی پر شاہد ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کا اسم مبارک علی تھا۔ شروع میں آپ کی سکونت افغانستان کے مشہور شہر غزنی کے دو محلوں ہجویر اور جلاب میں رہی۔ اس لئے ہجویری اور جلابی کہلائے۔ آخر زندگی میں لاہور آ کر اقامت اختیار فرمائی اس لئے لاہوری بھی مشہور ہوئے۔ پورا سلسلہ نسب

---

[1] آرنلڈ نے اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" میں لکھا ہے کہ خواجہ اجمیریؒ کے ہاتھ پر نوّے لاکھ ہندو مشرف با اسلام ہوئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حسب ذیل ہے:-

علی بن سید عثمان بن سید علی بن سید عثمان بن سید
عبدالرحمٰن بن شاہ شجاع بن ابوالحسن علی بن حسن اصغر
بن سید زید بن امام حسن بن علی مرتضیٰ۔

آپ نے لاہور کو اپنے قیام سے عہد غزنوی میں تقدس کا شرف بخشا۔ یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جب سلطان محمود غزنوی اپنے ساتویں حملے کے نئے ہندوستان میں وارد ہوا۔ چنانچہ افواج غزنوی کے ساتھ ہی اپنے دو رفقاء ابوسعید ہجویریؒ اور خواجہ احمد سرخسیؒ کی معیت میں اپنے مرشد حضرت ابوالفضل حسن کے ارشاد کی تعمیل میں وارد لاہور ہوئے اور اپنے ورود کی دوسری مبارک صبح کو آپ دریائے راوی سے پار اُترے جہاں اب روضہ مبارک ہے اور یہاں یہ کہہ کر آپ نے پرچم اسلام کو نصب کیا کہ اس کا سایہ دیارِ لاہور میں ہمیشہ ضوفگن رہے گا۔

لاہور میں قیام اختیار کرنے کے فوراً بعد حضرت داتا گنج بخشؒ نے ایک چھوٹی سی مسجد اس سنگِ مرمر کے مختصر سے حوض کے پاس تعمیر کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو عین مزارِ مبارک کے قریب نظر آتا ہے۔ لاہور میں ربّ اکبر کی یہ پہلی عبادت گاہ تھی۔ جس کی چار دیواری سے توحید کا ترانہ گونجا۔ اس سے متاثر ہو کر ہندوستان کا سب سے پہلا ہندو رائے راجو، حضرت داتا گنج بخشؒ کے ہاتھ پر مشرف با اسلام ہُوا اور "شیخ ہندی" کے نام سے تاریخ میں زندہ جاوید ہو گیا۔

آپ کے فیضان کا سلسلہ جاری ہُوا تو آپ کی بارگاہ میں جگہ جگہ سے لوگ حاضر ہونے لگے اور اپنی عنایات کی وجہ سے داتا گنج بخشؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔ لیکن آپ کے عجز و انکسار کا یہ عالم تھا کہ اس لقب کے بارے میں اپنی تصنیف "کشف الاسرار" میں یہ کہے بغیر نہ رہ سکے۔

(ترجمہ) "اے علی! خلقت تجھے گنج بخش کہتی ہے حالانکہ تیرے پاس ایک دانہ تک نہیں۔ تو اس بات پر فخر نہ کر کیونکہ یہ غرور ہے۔ گنج بخش اور رنج بخش صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو بے مثل ہے، جس کی مانند کوئی دُوسرا نہیں ۔۔۔"

اسی غرور کے سلسلے میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں

(ترجمہ) "مَیں جب ہندوستان میں آیا تو لاہور کے گرد و نواح کو بہشت نما پا کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہیں رہائش کی ٹھانی۔ چنانچہ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور وہیں بود و باش اختیار کی۔ کچھ عرصہ بعد مجھے جب یہ بخوبی معلوم ہو گیا کہ اس پیشہ سے میرے دماغ میں حکومت اور شاہی کی بُو بس رہی ہے تو مَیں نے اسے بالکل ترک کر دیا اور پھر اس کا نام تک نہ لیا۔"

(کشف الاسرار)

حضرت داتا گنج بخشؒ باطنی اور ظاہری کمالات کے حامل ہونے کے علاوہ بڑے اعلیٰ پایہ کے مصنف بھی تھے۔ آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں تصوف کے اسرار و رموز بیان کئے ہیں۔ آپ کی تصانیف کے مطالعہ کے بعد آپ کی اصابت رائے۔ تبحّر علمی اور دینی معلومات کا اعتراف کئے بغیر رہا نہیں جاتا۔ انھوں نے اپنے زمانہ کے بارے میں اور اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ صدیاں گزر جانے پر بھی ہمارے خیالات و کیفیات پر پورا اترتا ہے۔ ان کا زمانہ سلاطین غزنوی کا وہ زرّیں دَور تھا جس میں دنیائے اسلام کے ہر گوشے میں دینی پاکیزگی اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دنیوی خوشحالی کی جھلک جلوہ فگن تھی۔ لیکن اس عہد کا ذکر حضرت داتا گنج بخشؒ مایوسی کے عالم میں یوں کرتے ہیں۔ (ترجمہ)

"اللہ عزوجل نے مجھے ایسے زمانے میں پیدا فرمایا ہے کہ جس کے رہنے والوں نے خواہشات نفسانی کا نام شریعت رکھ لیا ہے اور مرتبہ اور عزت کی طلب اور تکبر کا نام عزت و علم قرار دیا ہے اور دکھلاوے کی عبادت کا نام خوفِ خدا رکھا ہے اور اپنے دل میں کینہ کو پوشیدہ رکھنے کا نام حلم رکھا ہے اور مجادلہ کو مناظرہ اور محاربت اور کمینگی کا نام عظمت اور نفاق کا نام زہد اور طبیعت کے بکواس کرنے کا نام معرفت اور دل کی حرکتوں اور نفس کی من گھڑت باتوں کا نام محبت اور الحاد کا نام فقر اور راہ راست سے منکر ہو جانے کا نام صفوت اور زندیق ہو جانے کا نام فنا اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو ترک کر دینے کا نام طریقت انھوں نے مقرر کیا ہے۔"

(کشف المحجوب)

اس سے نہ صرف حضرت داتا گنج بخشؒ کے زہد و اتقا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کے تقدس و تقویٰ کا پتہ چلتا ہے بلکہ یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ جب اسلامی حکومت کے اس سنہری دور کے بارے میں اس مردِ خدا کی رائے اس قدر دردناک تھی تو اس پُر آشوب زمانہ کے متعلق جس میں یہ تمام دینی اور معاشری معائب اپنے درجۂ انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ ان کا خیال کس قدر یاس آگیں ہوتا۔

اسلامی حکومت کے زوال سے قیام پاکستان تک

اسلامیانِ ہند ایک ایسے دور سے گزرے ہیں جس میں ان کے فطری قویٰ صرف اس حد تک بالیدگی اختیار کر سکتے تھے جس حد تک ان کی سیاسی غلامی اور معاشرتی پستی ان کو اجازت دے سکتی تھی۔ تین سو سال کی طویل غلامی نے ان کے احساس و افکار کو مضمحل کر دیا تھا اور وہ اس وراثت عظمیٰ سے محروم ہو کر جو دینی اور دنیوی فلاح کے لئے فاران کی چوٹیوں پر سے انھیں بخشی گئی تھی، اپنے مدارج کو کھو چکے تھے کہ اچانک "مردے از غیب آید و کارے بکند" کے مصداق پردۂ غیب سے ایک سیاسی معجزہ رونما ہوا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اسلامیان ہند نے اپنی عظمتِ رفتہ کو از سرِ نو حاصل کرنے کا حسین خواب دیکھا۔ اس خواب کی شاندار تعبیر پاکستان کی صورت میں جلوہ گر ہوئی اور مسلم ہندی غلامی کی زنجیر توڑ کر آزادی کی جاں بخش فضا میں سانس لیتا ہوا نظر آنے لگا۔ مگر اس نئی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے شاید اسے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اسے اپنے اسلاف کی تاریخ میں سے وہ حقیقت تلاش کرنی ہے جس نے ان کی عظمت کا سکہ چار دانگ عالم میں بٹھا دیا تھا۔ اپنی تاریخ کی ورق گردانی سے اسے حضرت داتا گنج بخش کے ان ارشادات عالیہ کے گنج ہائے گراں مایہ سے بھی فائدہ اٹھانا ہے جن پر عمل پیرا ہونے کے لئے ان کے اپنے زمانے کی نسبت آج کچھ زیادہ ضرورت ہے۔

اگرچہ لیل و نہار کی گردشوں اور قوم کے زوال نے حضرتِ داتا گنج بخشؒ کے ارشادات پر فراموشی کی گرد اس طرح ڈال رکھی ہے کہ وہ اس وقت ہماری نظر سے اوجھل ہیں۔ لیکن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اہلِ نظر کے لئے حضرت داتا گنج بخشؒ کی تعلیمات اب بھی مشعل ہدایت ہیں۔ ترجمانِ حقیقت حضرتِ علّامہ اقبالؒ نے اپنی مشہور عالم تصنیف "اسرار و رموز" میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت داتا گنج بخشؒ کے آستانے پر ہر وقت ضرورت مند لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ لوگ اپنی مشکلات بیان کرتے اور گنج بخشؒ داتا کے فیضانِ کرم سے مستفید ہو کر چلے جاتے۔ ایک دن ایک نہایت خوش وضع نوجوان شہر مرو (ترکستان) سے تیغ و سپر لئے کوتل گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا اور عرض کیا حضور! تخلیہ چاہتا ہوں۔ چنانچہ لوگ اٹھ گئے تو نوجوان نے عرض کیا کہ میں دشمنوں میں محصور ہوں۔ مجھے اسی فکر میں ایک پل کا چین نصیب نہیں۔ میں اس آزار کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہُوا ہوں کہ حضور خلوص سے بارگاہِ باری تعالیٰ میں دعا کریں کہ دشمن کی کینہ سازیوں اور سازشوں سے نجات مل جائے۔ حضور نے نوجوان کی سرگذشت سن کر ارشاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرمایا کہ "میں دشمنوں سے نجات کا ایک مناسب طریقہ تم کو بتاتا ہوں۔ تمھارے بازو میں قوت ہے۔ تمھارے کندھے پر ڈھال بھی ہے اور تمھارے ہاتھ میں تلوار بھی، دشمنوں سے جا کر جنگ کرو۔ اگر دشمن مارے گئے تو تمھیں اللہ کے حکم سے ان سے نجات مل جائے گی اور اگر تم مارے گئے تو پھر بھی تمھیں اللہ نے مخلصی بخشی۔"

یہ نصیحت عزم و ہمت اور سخت کوشی کا کتنا عظیم الشان درس ہے۔ آج ملتِ اسلامیہ کے ہر اُس فرد کے لئے اس پر عمل پیرا ہونے کا وقت ہے جو اپنی قوم کو اس دور امتحان و ابتلا میں سے گزرتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ شاید اس قوم کو اس کے عمل اور اس کے عزم محکم کی اس سے پہلے کبھی اتنی ضرورت نہ تھی۔ بقائے پاکستان کے لئے آج اس سخت کوشی اور جاں فروشی کا امتحان ہے اور اس امتحان میں کامیاب اترنے کے لئے اسے حضرتِ داتا گنج بخشؒ کے اس ارشاد سے سبق حاصل کرنا ہے۔ آج ہمارا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وطن جو ہماری آزادی کا ضامن اور ہماری ترقی کا وسیلہ ہے ہم سے خود اعتمادی اور محنت طلبی کا مقتضی ہے جو حضرت داتا گنج بخش رحؒ کی تعلیمات کے بنیادی اصول تھے۔ ہمیں آپ کی اس تعلیم کی ضرورت ہے جو انسان کو فقر غیور عطا کرتی ہے۔ اس کو حضرت علامہ اقبالؒ نے یوں فرمایا ہے ؎

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے میسّر تونگری سے نہیں!

حضرت داتا گنج بخشؒ نے سُود و زیاں کے بکھیڑوں میں الجھی ہوئی انسانیّت کو قناعت کا سبق دیا ہے۔ راہبانہ قناعت کا نہیں، اسلامی قناعت کا۔ راہبانہ قناعت ترکِ دنیا سکھاتی ہے۔ انسان کو ایذا طلبی پر آمادہ کرتی ہے۔ اسلامی قناعت سعی و کوشش کی تلقین کرتی اور اُسے صبر کا سبق سکھاتی ہے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں۔ (ترجمہ)

"جو کچھ اللہ تعالیٰ عنایت کرے تو اس پر راضی رہ۔ اگر وہ جنگل بخشے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو اس میں رہ ۔ اگر آبادی بخشے تو اس میں خوشی سے گزار دے ۔ اگر وہ تجھے وطن نصیب کرے تو وطن میں بسر کر، اور اگر پردیس دے تو پھر پردیس میں ہی زندگی کاٹ ۔ غرضیکہ جو کچھ اللہ تعالےٰ بخشے اسی پر تکیہ کر ۔ اگر وہ گدڑی دے تو پہن لے ۔ اگر قاقم دے تو اُسے اوڑھ لے ۔ اگر وہ تجھے گدھا دے تو اس پر سواری کر، اور اگر گھوڑا دے تو اسے بھی نہ چھوڑ ۔ وہ جو بھی کچھ دے، لے لے اور جو کچھ نہ دے اس پر صبر کر تاکہ تو مردِ راہِ حق بن جائے اور تو خُدا رسیدہ ہو جائے ۔ صبر بھی عجیب چیز ہے ۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ صبر کلید راحت ہے ۔ صبر اختیار کر اور مردِ راہ بن —"

(کشف الاسرار)

حضرت داتا گنج بخشؒ کا بتایا ہوا یہی راستہ ہے جس پر چل کر انسان فقرِ غیور کی منزل پر پہنچتا ہے اور آج کل کے زمانہ میں جب افراد و قوم کی زندگی اقتصادی رقابت کے باعث ہر لحظہ دگرگوں ہے ۔ حضرت داتا گنج بخشؒ کا بتایا ہُوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راستہ ہی نجات کا راستہ ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ آخر زندگی تک لاہور ہی میں قیام پذیر رہے اور یہیں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ سالِ وفات ۴۵۶ھ ہے۔ آج بھی آپ کا مزار پُرانوار فیض کا ایک سرچشمہ ہے۔ اور آج بھی کوئی سائل آپ کے در سے محروم نہیں جاتا۔ اس لئے کہ اس بارگاہ سے شکستہ دلوں کو تسکین کی دولت ملتی ہے اور مایوس و ناکام دل اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔

———— ✕ ————

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیانُ الاسرار

اُردو ترجمہ

کشف الاسرار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریف اس بے نیاز کو سزاوار ہے جس نے ہمارے وجود کو اربعہ عناصر سے شہود کے میدان میں ظاہر کیا اور نعت پیغمبر خُدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جن کے اُمتّی ہونے کے ہم داعی ہیں۔

اما بعد۔ صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کتاب میں نے اراداتاً مختصر تحریر کی ہے کیونکہ بالعموم ضخیم کتاب سے پڑھنے والا اکتا جاتا ہے۔ کتاب ہذا پڑھنے والوں کی خدمت میں التجا ہے کہ اگر کوئی کلمہ نامناسب تحریر ہوگیا تو اس کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اصلاح کردیں وگرنہ از راہ لطف و کرم پردہ پوشی اور درگزر فرمائیں۔

میرے[1] پاس طالبوں کے لئے بہت سی ایسی مفید باتیں ہیں کہ اگر وہ انھیں اپنے علم میں لائیں تو مشائخ کے سردار ہو سکتے ہیں۔ مَیں نے اپنی کتاب کشفُ المحجوب کو نہایت دِلی محبّت سے ایک قلیل مدت میں تکمیل کو پہنچا دیا تھا۔ اب میں بعض قابلِ تحریر اور ضروری باتیں "کشف الاسرار" کے نام سے لکھتا ہُوں۔ میری نگاہ میں یہ کتاب دوسرے اذکار سے بہتر ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا تَصِفُوْنَ وَ اللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق (اللہ تعالیٰ کی جو تم تعریف کرتے ہو، وہ اس سے پاک ہے اور وہ صاحب توفیق ہے)۔

اوّلاً فقرا کا ذکر کرتا ہوں، فقیر کے لئے لازم ہے کہ بادشاہوں یا حاکموں کی جان پہچان اور ان کے میل ملاپ کو اژدہا اور سانپ کی ہم نشینی و دوستی خیال کرے، کیونکہ فقیر کو جب بادشاہ کا تقرب

---

[1] علی بن عثمان الجلابی قدس سرہٗ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حاصل ہوتا ہے تو اس کا سامان سفر اور توشہ برباد ہو جاتا ہے۔

لباس کے متعلق کثیر روایات و حکایات ہیں چنانچہ میں نے "کشف المحجوب" میں مفصل تحریر کر دیا ہے۔ اب صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ترکی کلاہ زیب سر کر لینے سے فقیری حاصل نہیں ہوتی لیکن خواہ تم کافرانہ کلاہ سر پر رکھ لو اس شرط کے ساتھ کہ فقیر بنے رہو اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر کاربند رہو تو یقیناً تم فقیر ہو لیکن اگر فقیر اس نیّت سے فقیرانہ لباس پہنتا ہے کہ اسے اہل زر کی ہم نشینی نصیب ہو جائے، تو یقین جانو کہ وہ فقیر نہیں بلکہ آتش پرست ہے جو غرور و تکبّر سے پُر ہے۔

چونکہ فقیر کے لئے مُرشد کی حضوری سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں پس مرشد کے کسی نشان کو تو ہمیشہ یاد رکھ۔ آدمی صحیح معنوں میں اسی وقت فقیر ہوتا ہے جب وہ مسافر، مفلس، قلاش اور مصیبت زدہ ہو۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک روز جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فقر کے بارے میں کچھ فرما رہے تھے،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ فقیر کو معرفت الٰہی کیوں کر حاصل ہوتی ہے۔ اس پر صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم نے کہا "یا رسول اللہ صلعم! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے" اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام جناب الٰہی سے یہ حکم لائے۔ "سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ" (روئے زمین پر سیر و سیاحت کرکے دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا)۔

پس اے ہجویری! سیر و سیاحت اور سفر دولت لا انتہا ہے۔ اسے اختیار کر اور اسی وقت راہ لے۔ دلیلوں اور حجتوں کو چھوڑ۔ اگر تجھے سامان سفر کی قدرت ہے تو حج کا راستہ لے، محنت و مشقت برداشت کرتا کہ تو میدان حقیقت میں آجائے میں[۱] نے اسی دن سے روئے زمین کی سیر و سیاحت اختیار کی اور عجائبات خلق مشاہدہ کئے۔ مختصر یہ کہ ایک روز ماوراء النہر میں حوض کے کنارے بیٹھا وضو کر رہا تھا۔ کوزہ میں نظر جو

---

[۱] علی ہجویری الغزنوی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑی تو اپنے منظورِ نظر معشوق کو دیکھا۔ یہاں مجھے معلوم ہُوا کہ واقعی دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ پس پہلے معشوق اختیار کر پھر اس پر جان قربان کر دے۔ اور یہ وثوق سے کہہ اگر جان اس کی راہ میں قربان ہو جائے تو یہی بہتر ہے۔ پھر اللہ کی صفت کو دیکھ۔ تو اپنی شمع کا پروانہ بن جا اور اس پہلو پر نظر نہ کر کہ تیری جان کو غم لگ جائے گا۔ جو ہوتا ہے ہونے دے، اس کا ہونا ہی بہتر ہے۔

غرور کو اپنے جسم سے نکال باہر کر۔ میں جب ہندوستان میں آیا تو لاہور کے گرد و نواح کو بہشت نما پا کر وہیں رہائش کی ٹھانی۔ چنانچہ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور وہیں بود و باش اختیار کی۔ کچھ عرصہ بعد مجھے یہ بخوبی معلوم ہو گیا کہ اس پیشہ سے میرے دماغ میں حکومت اور شاہی کی بُو بس رہی ہے، تو میں نے اسے بالکل ترک کر دیا اور پھر اس کا نام تک نہ لیا۔

اے طالب! تو یا حَبِیب اور یا لَطِیف کا ورد اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رگ وریشہ میں پیدا کر، راہِ خُدا کا مردِ بن، رات کو اُٹھ کر عبادت کر، اپنے وجود کے مسام کشادہ کر۔ کثیر رو اور قلیل خوشی اختیار کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَّ لْيَبْكُوا كَثِيرًا" دلیں چاہئیے کہ کم ہنسیں اور زیادہ روئیں صبح کے وقت دریا پر جا اور حضرت خضر علیہ السلام سے محبّت کر اور اسم مذکور کا ذکر کر تاکہ تو منزل کو جائے۔ تجھے لازم ہے کہ تُو نفسانی خواہشات کی طرف مائل نہ ہو۔ دنیاوی میل جول ترک کر دے۔ گوشہ نشینی اختیار کر اور جو کچھ بطور تحفہ تجھے خلق کی طرف سے ملے، فقراء میں تقسیم کر دے۔ اس میں سے اپنے پاس کچھ نہ رکھ۔ اللہ کے سوا کسی اور میں مشغول نہ ہو۔ اگر تیرا گزر کسی قبر یا مزار پر ہو تو فاتحہ پڑھ کر اسے بخش تاکہ اسے آرام نصیب ہو اور وہ تیرے حق میں دُعا کرے۔ اور اگر کسی کی کھجور کی گٹھلی بھی تیرے پاس ہے تو اسے لوٹا دے اور اپنے پاس نہ رکھ۔ جب دوست کا کوئی بھید تجھے حاصل ہو تو اسے باہر نہ پھینک اور اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیزاری اختیار نہ کر کیونکہ اس سے تیرا بھلا ہو گا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ منصور حلاّج نے دوست کے بھید کا ایک ہی ذرّہ ظاہر کیا تھا جس کے بدلے اسے دار پر کھینچنا پڑا، اور اس کی معرفت خاک میں مل گئی۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت خضرؑ اولیاء اللہ کے دوست ہیں۔ نیز بقا اور مشاہدۂ ربانی اولیاء اللہ کے وسیلے سے حاصل ہوتا ہے لیکن صلۂ رحم کی دوستی تجھ پر فرض ہے اور لازم ہے کہ تو اپنے والدین کو اپنا قبلہ سمجھے۔ تفاسیر میں بھی وضاحت سے لکھا ہُوا ہے اور میں نے حسام الدین لاہوریؒ سے بھی سُنا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی قبر پر سجدہ کرے تو وہ کافر نہیں ہو جاتا۔ اور اگر کوئی مشکل میں پھنسا ہُوا شخص اپنے والدین کی قبر پر جا کر دُعا کرے تو البتہ اس کی مشکل حل ہو جائے۔

نیز میں نے موصوف سے سُنا ہے کہ نفس کافر ہے اور حسبِ ذیل باتوں کے سوا نہیں مرتا:۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(۱) حق کی مدد (۲) خاموشی (۳) بھوک (۴) تنہائی (۵) خلق کے میل جول کو ترک کرنا اور (۶) ہر دم خلوت میں خُدا کو یاد کرنا۔

جب شیخ حسام الدین لاہوریؒ بسترِ مرگ ہوئے تو مجھ سے کہا کہ جانِ من دُعا کرو کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب جانکنی کا وقت آیا تو میں نے موصوف کے منہ پر کان لگا کر سُنا تو وہ کہہ رہے تھے "اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ" (یا اللہ تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں) وہ اسّی سالہ نیک مرد تھے۔

مجھے یاد ہے کہ مَیں نے جب ان سے آخری وقت وصیّت چاہی تو انھوں نے کہا۔ اے ہجویری! ہر دم بنی آدم کی تسلّی و تشفی کرتے رہنا۔ نیکی کرنا۔ ہمیشہ ایسی بات کرنا جس کے سبب ہر کوئی خوش ہو۔ کسی کا دل نہ دکھانا۔ ہمیشہ مروّت سے پیش آنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو دوست نہ بنانا۔ نیز ارشاد کیا کہ اپنے علم کو ضائع نہ کرنا۔ مال اور اولاد کو فتنہ سمجھنا۔ اے ہجویری! دیکھ اب جبکہ

حقوق العباد

حقوق اللہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھ پر جان کنی کا عالم ہے، میرے فرزند میرے کچھ کام نہیں آرہے۔ جو کچھ میں نے کیا وہی میرے آگے آیا اور آئے گا۔ پس تجھے لازم ہے کہ ماں باپ اور بنی نوع انسان کی دلجوئی کر اور ان سے ہمیشہ بھلائی کرتا رہ۔

میں نے تاج الدینؒ کو یہ کہتے سُنا کہ ایک بھنورا ایک پردار کیڑا جو پھول کی خوشبو سونگھا کرتا ہے، لوگوں نے دیکھا کہ جہاں چمبیلی اُگی ہوئی تھی وہ وہاں مٹی میں لوٹ رہا ہے اور غمگین ہے۔ تو پوچھا کہ اے بھنورے وہ تمہاری چمبیلی کیا ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ وہ جل چکی ہے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اے بھنورے تیرا عشق خام ہے۔ اگر تو واقعی سچا عاشق ہوتا تو اس راہ میں پیچھے کیوں رہ جاتا، اپنے محبوب کے ساتھ ہی کیوں نہ جل مرتا۔ اس نے کہا یارو میں پردیس میں تھا یہ سب کچھ بربادی میری عدم موجودگی میں ہوئی۔ اب تو میں اسے بھی بہت کچھ سمجھتا ہوں کہ مجھے اس کی جگہ ہی نظر پڑ جائے۔ افسوس وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جگہ بھی تو دکھائی نہیں دیتی۔ کیونکہ جہاں وہ پیدا ہُوا تھا، میں وہاں کی مٹی اپنے سر کا تاج جانتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اسے سر پہ ڈال رہا ہُوں۔ اے دوست! تجھے لازم ہے کہ تُو سچّا عاشق بنے اور اپنے شیخ کے قدموں میں جان دیدے۔ تو ہمیشہ مُرشد کے قریب رہے اور اس کے دیدار سے فیض یاب ہوتا رہے تاکہ تُو حقیقت اور طریقت کے راز ہائے سربستہ حاصل کرے۔

وَاللّٰہُ تعَالیٰ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔

ایک کلام ختم ہُوا اور اب دُوسرا شروع ہوتا ہے۔

کان لگا کر سُنو! یہ باتیں تمھارے کام آئیں گی۔ یہ خاطر جمع رکھو کہ تم اگر ہفت ہزاری بھی ہو جاؤ تو یہ تمھارے لئے منفعت نہیں۔ بالآخر تم مٹھی بھر گرد ہو اور تم اس کی طرف لوٹو گے تمھاری حقیقت منی کا ایک قطرہ ہے پھر اس قدر غرور کیوں۔ آخر کار جو کچھ تمھیں دنیا سے نصیب ہے وہ یہی کہ چار گز کفن کا ٹکڑا، اور وہ بھی خُدا جانے کہ نصیب ہو یا نہ ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے طالبو! غور کرو اور سمجھو، غرور و تکبر کو ترک کردو، راہِ حق کے مرد بنو، بیگانے سے دُوری حاصل کرو، دولت کو عذاب سمجھو اور اسے فاقہ کش لوگوں میں تقسیم کردو اور بے بسوں پر قربان کردو اگر ایسا نہ کرو گے تو یہی دولت تمھیں قبر میں کیڑوں کی شکل میں کھائے گی اور اگر بانٹ دو گے تو یہی دولت تمھاری دوست بن کر باعث راحت بن جائے گی تمھارے ہاتھ پاؤں بھی تمھارے دشمن ہیں۔ جب تم مرجاؤ گے تو تمھارے پاؤں کہیں گے کہ تم بری جگہ کیوں گئے تھے، ہاتھ کہیں گے کہ تم نے غیر کی چیز کو کیوں چھوا۔ آنکھیں کہیں گی کہ تم نے بُری نگاہ سے کیوں دیکھا۔ پس یہ چیزیں ملحوظِ خاطر رکھو اور کسی چیز کی خواہش نہ کرو۔ اپنے گناہوں پر نظر کرو اور دن رات استغفار کرتے رہو۔ اُستاد کا حق بجالاؤ۔ کمزور خلقت پر رحم کرو۔ حرام لقمہ نہ کھاؤ اس جگہ قدم ہرگز نہ رکھو جہاں بے عزتی کا اندیشہ ہو۔ اسی کے پاس بیٹھو جو عزت کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک بزرگ کا قول ہے کہ دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں: ۱۔ توبہ گناہ کو ۲۔ جھوٹ رزق کو۔ ۳۔ چغلی عمل کو۔ ۴۔ غم عمر کو۔ ۵۔ صدقہ بلا کو۔ ۶۔ غصہ عقل کو۔ ۷۔ پچھتانا سخاوت کو۔ ۸۔ تکبّر علم کو۔ ۹۔ نیکی بدی کو اور ۱۰۔ ظلم عدل کو۔ مَیں یہ باتیں ہر طالب حق کو بتاتا ہُوں تاکہ وہ ان پر عمل پیرا ہو اور میرے حق میں دُعائے خیر کرے۔ مجھے یاد رکھے اور خدا تعالیٰ کو پہچانے اور غیر پر بالکل نگاہ نہ رکھے۔

طالب حق کو لازم ہے کہ غرور و تکبّر اور خود پسندی کو کلیتاً چھوڑ دے، اور انھیں اپنے شہر تک سے نکال دے جن اسماء کو مَیں نے اس کتاب میں آگے چل کر لکھا ہے اور حقیقتاً ان کی صفت بیان کرنے کا مَیں پورا پورا حق ادا نہیں کر سکا۔ انھیں اپنا ورد بنائیے۔

حکیم لقمان فرماتے ہیں کہ مَیں نے چار سو پیغمبروں کی خدمت کی جن کی صحبت سے کل آٹھ ہزار کلمات حاصل کئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ان میں سے بھی مَیں نے آٹھ چُنے جن پر عمل پیرا ہونے سے خُداشناسی حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اوّل، جب نماز ادا کرو تو اس دوران میں دل کو قابو میں رکھو۔ دُوسرے جماعت کے رفیق بنے رہو۔ تیسرے جب کسی کے گھر جاؤ تو اپنی آنکھ کو محفوظ رکھو۔ چوتھے جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔ پانچویں اللہ تعالیٰ کو کبھی فراموش نہ کرو۔ چھٹے موت کو نہ بھُولو۔ ساتویں کسی کے حق میں جو نیکی کرو، اسے بھُول جاؤ اور آٹھویں جو تم سے بدی کرے اسے فراموش کر دو۔

اے عزیز! ان باتوں کو یاد رکھ۔ مَیں عمر بھر ان باتوں پر عمل کرتا رہا ہوں، جو مَیں نے اپنے والد بزرگوار قدس سرہٗ سے سُنی تھیں۔ میری جائے پیدائش ہجویر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حادثوں اور مصیبتوں سے بچائے اور ظالم حاکموں سے محفوظ رکھے۔ مَیں نے ہجویر میں بہت سے عجائبات دیکھے ہیں اور اگر میں انھیں قلم بند کروں تو قلم سیاہ آنسو رو رو کر عاجز آ جائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہاں شیخ بزرگ نامی ایک عمر رسیدہ آدمی تھے۔ انھوں نے ایک مرتبہ فرمایا۔ اے علی! تو اس عمر میں ایک کتاب لکھ جو تیری یادگار رہے۔ مَیں نے عرض کیا "یا اَیُّھَا الشَّیخ اِن لَّا یَعلَم مَن عَلِمَ" (یا شیخ! بے شک وہ نہیں جانتا، جو جانتا ہے[1]) جب انھوں نے بہت اصرار کیا تو مَیں نے اسی وقت جبکہ میری عمر بارہ سال تھی ایک کتاب تصنیف کر کے ان کے آگے پیش کی۔ انھوں نے فرمایا کہ تم بزرگ ہو گے۔ مَیں نے کہا جناب کی عنایت چاہیئے۔ مجھے اُن کی نصیحتیں یاد ہیں:

لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے معشوق سے محبت کریں۔ معشوق کون ہے، خُدا ہے، جو اسے یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی کرتا ہے، تو معشوق مجازی اختیار کر کیوں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اَلمَجَازُ قَنطَرَۃُ الحَقِیقَۃِ" (مجاز حقیقت کا پُل ہے) فقیروں کی محبّت کو اپنے دل میں جگہ دے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جو شخص دعویٰ کرے کہ وہ جانتا ہے سمجھو وہ کچھ نہیں جانتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے اُستاد شیخ ابو قاسم جن سے میں اکتساب علم کرتا ہوں، فرماتے ہیں کہ فقیر کے لئے تصوّرِ شیخ سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں فقیر کو چاہیئے کہ اپنے مرشد کو حاضر و ناظر سمجھے۔ مُرشد وہ ہے جو بذریعہ مراقبہ مرید کو دیکھتا رہے۔ فقیر کو چاہیئے کہ بیعت اس وقت کرے جب اپنے آپ میں اس کی اہلیت پائے اور اگر یہ نہیں ہے تو مرید اور مرشد دونوں ہی خراب ہوتے ہیں۔ فقیر کا مسلک بہت کٹھن ہے۔ میں اپنے دل میں ٹھان چکا ہوں سفر اختیار کروں تاکہ میرے دل پر زنگ نہ لگنے پائے۔ بلکہ صیقل ہوتا ہے کیوں کہ جب لوہے پر زنگ لگ جاتا ہے تو صیقل ہی سے دُور ہوتا ہے۔

اے میرے معشوق! اللہ تعالیٰ سے دُعا کر۔ یا اللہ! میرے دل کو روشن چراغ بنا اور مجھے اپنی یاد کا شوق بخش اور میرے دل کو غیر سے خالی کر۔ میرے مرشد کو مجھ پر مہربان کر پہلے مجھے شکر بخش بعد ازاں دولت دے۔ پہلے مجھے کدورت سے پاک کر،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعدازاں اپنی طرف سے عنایت کر۔ پہلے مجھے صبر و صبوری سے نواز بعدازاں بیماری دے۔ یا اللہ! مجھے وہ چیز عنایت کر جو نیکی سے بھرپور اور عمدہ ہو، اور مجھے اس بات کرنے کی توفیق دے جو تیرے یہاں پسندیدہ ہے۔

مبتدی کو سماع نہیں سننا چاہیئے۔ بلکہ چاہیے کہ اس کے پاس تک نہ بھٹکے اور اس سے الگ ہی رہے۔ یہ راستہ بہت مشکل و محال ہے۔ اس راہ میں زوال کا زیادہ امکان ہے۔ تو گوشہ نشینی اختیار نہ کر۔ بلکہ خدا سے مُرشدِ کامل کی صحبت کا طالب ہو۔ اس کی محبت میں دیوانہ ہو جا۔ بغیر ہم کلامئ معشوق کچھ اختیار کرنا سراسر جہالت ہے۔ اے سچے عاشق! سُن! مجھے ایک دوست کا قول یاد آ گیا کہ وہ مجھ سے کہتا تھا کہ اے دوست! اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کرے تو میں جنگل میں جا کر اس کو یاد کروں اور اللہ کے سوا کسی دوسرے میں مشغول نہ ہوں۔ میں نے کہا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ وہ دوست پاس ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غیر کی باتوں اور مکروہ کاموں سے بچتا رہے۔ جہاں تک ہوسکے کسی مردِ خدا کی صحبت میں رہے۔

اللہ جو حکیم ہے، علیم ہے، عزیز ہے، شفیق ہے، جس کا لطف عام ہے۔ کریم ہے، رحیم ہے، رحمان ہے غفار ہے، جبّار ہے، قہار ہے، وہاب ہے، سلطان ہے، حنّان ہے، اور گنہگاروں کا فریاد رس ہے اسی سے یہ میری التجا ہے کہ اے اللہ! شہادت کے وقت بندش نہ لگانا، میرے محبوب کو میرے پہلو میں دینا، مجھے عذاب میں مبتلا نہ کرنا۔ میں بیمار اور روگی ہوں اور تو شافی و کافی ہے، میں یہی پسند کرتا ہوں کہ گوشہ نشینی اختیار کروں اور محبوب کی صورت کے سوا کسی کی صورت نہ دیکھوں۔ اے علی! خلقت تجھے گنج بخش کہتی ہے حالانکہ تیرے پاس ایک دانہ تک نہیں۔ تو اس بات پر فخر نہ کر کیوں کہ یہ غرور ہے۔ گنج بخش اور رنج بخش صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو بے مثل ہے، جس کی مانند کوئی دوسرا نہیں۔ جو شبہ سے پاک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور نمونے سے آزاد ہے۔ جب تک تو زندہ ہے شرک کے قریب نہ جا اور اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک خیال کر۔

میرے طالب! دنیا پانی پر کشتی کی مانند ہے اور ملک بے آب ہے۔ تو غوطہ خور بن نہ کہ ڈوبنے والا۔ کام ایسا کر کہ جس سے دوسرا فیض یاب ہو۔ کسی کا دل نہ دکھا۔ تجھے دین پناہ شاہ کی طرح ظلم و ستم کا قلع قمع کرنے والا اور رعیت کے نفع نقصان جاننے والا ہونا چاہیئے اور تجھے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ دنیا کو ذلیل اور گھٹیا سمجھ۔ عقبیٰ کا بھی طالب نہ بن بلکہ اسے عذاب ہی خیال کر۔ تو مولیٰ کا طالب ہو جا تاکہ تو مرد اور فرد ہو جائے طمع اور خواری کو اچھی طرح سمجھ لے۔ دنیاوی مکر و عقل کو اپنے سے دور رکھ۔ عقل ایمان کے لئے اللہ سے التجا کر۔ مرشد کو اپنا قبلہ جان اور نفس کو فربہ نہ بنا اور میری نصیحت پر عمل کر۔ اے علی! تو کیوں ایسی دل لگی اور ہنسی مذاق کرتا ہے تو تو پر نور آدمی ہے اور طور کی طرح ظاہر ہے۔ شیطان سے دور رہ۔ اب تو جہان میں نور ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنے آپ کو خاک کرلے تاکہ تُو نیک اولاد کہلانے کا مستحق ہو جائے۔ اے علی! تونے اس قدر سفر بھی کئے لیکن تو ملعونوں کو دُور نہ کرسکا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تُونے کچھ نہیں دیکھا۔ تُو اپنے آپ کو خاک میں ملادے تاکہ باطن دکھائی دینے لگے۔

اے علی! تُو تو عجیبِ دلربا ہے۔ گویا یوسف کنعانی ہے۔ تُو تو جانِ جہان ہے اور ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے۔ آخر تُو نے ایسی کیا چیز پڑھی جو اس قدر گھبرایا ہوا ہے۔ تُونے اپنے دشمنوں کو دُور کیوں نہ کیا۔ تُونے خود اپنے اوپر گناہوں کی گرد بٹھائی۔ تو اپنے جوہر کیوں نہیں دکھاتا۔ اے علی! تو اپنے دل میں عمارت بنا۔ کیا تُونے نہیں سُنا کہ عمارت تجارت ہے۔ پس ذکر الٰہی کی کچی پکی اینٹوں سے ایک دلکش عمارت تعمیر کر۔ اے علی! تو عقل مند، بالغ، ولی اللہ، صاحب تاج و تخت، فقرِ فقیری کے تخت پر سونے والا ہے۔ تو نیک درخت کی آبیاری کرتا ہے کہ پھل حاصل کرے۔ تو شیخ دلپذیر اور بادشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا وزیر بنا ہُوا ہے، اپنی وزارت کو دلگیری میں خاک کر دے۔
اے علی! تو بادشاہ ہے۔ چاند کی طرح سورج کا سہارا نہ لے۔
جب تک تو مردِ راہِ حق اور فخر کنندہ شیر ہے تب تک تو بمنزلہ
ایک تنکا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے انجام کار روسیاہی نصیب ہو۔
اپنے آپ کو خاک میں ملا تاکہ مردِ خدا بن جائے۔

اے علی! تو بلند مرتبہ سورج ہے اور اونچا آسمان ہے
بلکہ سورج کا رکھوالا ہے۔ خوش ہو۔ اپنے آپ کو خاک کر تاکہ مردِ حور
چہرہ بن جائے۔ اے علی! تیرے پاس روشن، چمکیلے اور آبدار
موتی ہیں۔ تیرے پاس آقا کی طرح باربرداری ہے۔ تو اپنے
شہر مصر میں رہ کر بے عزتی کا سامنا نہ کر اور عمر رسیدہ عورت
کی طرح حرص و ہوا کو نہ چاہ۔ اللہ تعالیٰ سے موافقت کیئے رہ۔
شریک سے مل بیٹھ۔ محبوب کی یاد میں خوشبو سے کھیل۔ صبر
اختیار کر، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر نازاں نہ ہو، بھید ظاہر نہ
کر، نماز قضا نہ کر کیونکہ تو کامل، عامل اور بوجھ اُٹھانے والا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخر میں تو نیک بخت ہے اور اپنی جزا میں سختی کے حصول کو جائز نہیں سمجھتا۔

اے میرے طالب! تم میرے لختِ جگر ہو۔ ان باتوں پر عمل کرنا۔ اے علی! کیوں باتیں بناتا ہے۔ تو اپنا کام کر۔ کیا تو نے تجربہ کاروں کا یہ قول نہیں سُنا کہ تعلقات قطع کرو۔ حق کے واصل بنو اور اللہ کے سوا کسی کو تلاش نہ کرو۔ میرے (علی بن عثمان جلالی قدس سرہما) پاس نہایت پُر درد اور عجیب و غریب باتیں ہیں۔ میں ہر دم سوائے اپنے محبوب کے اور کسی سے پیار نہیں کرتا۔ اس کے دیدار کے سوا میرا اور کوئی شیوہ نہیں اس کے نام کے سوا میرا کوئی ورد نہیں۔ کبھی میں اس کے چاند کو فریفتہ کرنے والے چہرے کو دیکھتا ہوں۔ اور کبھی اس کے دونوں رخساروں کو دیکھتا ہُوں۔ کبھی میں حقیقت میں اس کی خاک کو اپنی آنکھ کا سرمہ بناتا ہوں اور کبھی اس کے نقشِ قدم کو چودھویں رات کا چاند خیال کرتا ہوں۔ کبھی اس کے دانتوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی لڑی پر دُر جان قربان کرتا ہوں اور کبھی اس کے سرو رفتار پر اپنی رائے کی فکر کو روشن کرتا ہوں۔ رات بھر غمِ عشق کی خواری میں رہتا ہوں اور دن بھر اس کی منّت و زاری میں۔ دل کہ اس پر قربان کیا تو اس قدر ذلیل ہُوا۔ مَیں نے کپڑے یہاں تک پھاڑ ڈالے کہ سارا ننگا ہو گیا۔ میں خطا کار فقیر اور گنہگار حقیر ہوں۔ جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یاد میں دل ہار دیا، وہ سوائے عشق کے کسی اور میں مشغول نہیں ہُوا مَیں دنیا کو بیت الخلاء جانتا ہوں اور کبھی اس سرائے کو آرام کی جگہ خیال نہیں کرتا۔ کبھی آسمان پر جا بیٹھتا ہوں تو کبھی زمین پر رہ جاتا ہوں۔ میں نے اپنے آپ کو خاک میں ملا لیا ہے۔

اے میرے طالب! بد دل نہ ہو، یادِ حق میں عمر بسر کر۔ اپنے آپ کو سختی میں ڈال اور محنت سے کام لے تاکہ تو مردِ خدا بن جائے۔ تنہا رہنا بے پناہ چیز، اور بیش قیمت اسباب ہے۔ مرشد کی حضوری ہر وقت اور ہر لحظہ ہونی چاہیئے، مزاروں پہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فاتحہ پڑھنا چاہیئے تاکہ تیرے لئے اہل مزار بھی دُعا کریں۔ یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ ایک بہترین فرض ہے۔ نماز باجماعت ادا کرنی چاہیئے، دل سے وضو کرنا چاہیئے۔ میں نے بہت سی ابیات واشعار لکھے ہیں میرا ایک دیوان بھی ہے جو پسندیدہ خاص و عام ہے۔ حسب ذیل غزل اسی دیوان سے ہے ؎

شوق تو در روز و شب دارم دلا
عشق تو دارم بہ پنہاں و ملا
جان بخواہم داد من در کوئے تو
گر مرا آزار آید یا بلا
عشق تو دارم میانِ جان و دل
میدہم از عشق تو ہر سو صلا
یا خُدا وندا رقیباں را بکش
یا مرا دریاد کن مست بلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جامِ من دارد شرابِ یارِ خود
مہرباں کن بر من و ہم مبتلا
اے چسا کز تو اگر خواہم بقا
گر تو آری و مکن ہرگز تو لا
اے علی! تو فرخی در شہر و کوئے
دہ زعشق خویشتن ہر سو صلا

بعدہٗ تحریر کرتا ہوں کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کرنی چاہیئے کیونکہ اس کے سوا نہ ہماری کوئی پشت و پناہ ہے اور نہ ہی کوئی فریاد رس۔ میرے طالب! ہم دونوں غریب ہیں دُعا کر کہ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل کرے اور اپنی یاد کا ذوق عنایت کرے۔ میں ایک بے چارہ اور آوارہ آدمی ہوں۔ میرا ظاہر و باطن یکساں ہے۔ میں ہر دم اپنے معشوق کو یاد کرتا ہوں۔

میرے طالب! میں نے دنیا کو خوب دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد مانگو اور اگر تم میں سلامتی کے ساتھ اکیلے رہنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی قوت ہے تو شادی نہ کرو کیونکہ یہ بہت بڑی مصیبت اور دردناک عذاب ہے۔ لاہور میں، مَیں نے یہ اپنے کانوں سے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہاں کریم اللہ نامی ایک سوداگر تھا۔ اس کا گھر مالا مال تھا اور سونا اس کے لئے غلّے کی مانند تھا۔ اس کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہُوا جس کا نام اس نے امام بخش رکھا۔ اسی روز چوروں نے راستے میں اس کا مال لوٹ لیا۔ جب اس نے یہ خبر سُنی تو پروا نہ کی۔ دوسرے روز اس سے بھی بُری خبر سُنی۔ غرض کہ چند ہی سالوں میں اس کا مال و اسباب برباد ہوگیا وہ سوداگر گھر سے نکلا اور آوارہ گردی اختیار کی، دولت کے واسطے مارا مارا پھرتا رہا لیکن کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اس کے لڑکے کو جب معلم کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھایا تو اس نے اُستاد کی داڑھی پر ہاتھ مارا۔ معلم نے بد دُعا کی چنانچہ وہ خراب اور آوارہ ہوگیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کی عورت کندھے پر چکی اُٹھا بازار بیچنے گئی جس سے چار دینار ہاتھ آئے۔ وہ خاوند کی دشمن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگئی اور اس کا لڑکا لوطی ہوگیا۔ وہ سوداگر مفلسی اور قلاشی کی حالت میں پردیس میں مرگیا۔ اس کا لڑکا اس حالت میں مرا اور اس کی عورت نے بھی اس طرح بے مروتی میں جان دی۔ غرضیکہ دنیا مقام راحت نہیں بلکہ سراسر دُکھ ہے۔ اگر وہ شخص گوشہ نشینی اختیار کرتا تو البتہ اتنا خراب وخستہ نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھا یہی کچھ تھا۔ وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی طاقت نہیں۔ وہ ہمارا آقا ہے اور ہم اس کے بندے ہیں۔ یا اللہ! علی کی عاجزی پر رحم کر، اور اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں علی کو بخش دے، اور اس کی حالت پر رحم کر، کیونکہ یہ عاجز ہے، بے کس ہے اور اس کا کوئی دوست نہیں، اور یہ تیرے سوا کسی کو نہیں چاہتا اور تیرے نام کے سوا اس کا کوئی ورد نہیں، غربت کے سوا اس کا کوئی نسب نہیں۔ یا اللہ! میری بے کسی پر رحم کر یقیناً تو رحیم ہے، حلیم ہے اور شفیق ہے جب کہ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہوں۔ تو مجھے بخش دے یا اللہ!
مجھے بہشت عطا کر تاکہ میں خوشی حاصل کر سکوں اور اے خدایا!
نہ میں تیرے سوا کسی کو چاہتا ہوں، نہ تیرے سوا میرا کوئی ہے اور
نہ تیرے سوا میری کسی سے بنتی ہے۔

اے طالب! حق کا طالب بن! تکلیف سے نہ گھبرا۔
فقیری کٹھن ہے۔ حصولِ علم کر، اسے سیکھ اور اس پر عمل کر۔
والدین کو بلا شک و شبہ قبلہ جان کیونکہ ایسا کرنے سے تو منزلِ
الٰہی تک پہنچ جائے گا، انشاءاللہ تو صاحبِ ولایت ہو جائیگا
اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تیرے شاملِ حال ہو جائے گا۔
یا الٰہی میرے عیب چھپا اور مجھے خواری نہ دے۔ اے طالب!
میں ہر روز یار کے دیدار کو جاتا ہوں کبھی کبھی وہ ماہ خنداں نظر
آتا ہے۔ میں نے اپنا دیوان بھی دیدارِ یار کی حالت میں
کہا ہے۔ رُخ محبوب دیکھتے ہی غزل کی آمد ہوتی ہے اور
میری جس قدر بھی غزلیں ہیں وہ تمام کی تمام بغیر زورِ طبیعت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے وارد ہوتی ہیں۔ میں عاجز اور پُر تقصیر ہوں۔

اے بصیر! مجھ پر رحم کر، کیونکہ میں بے تدبیر ہوں اور تو قادر ہے۔ یا الٰہی! تو بلا شرکت کارساز ہے۔ وَحْدَہٗ۔ وَحْدَہٗ۔ وَحْدَہٗ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے۔

اے میرے طالب! جو کچھ اللہ تعالیٰ عنایت کرے تو اس پر راضی ہو۔ اگر وہ جنگل بخشے تو اس میں رہ، اگر آبادی بخشے تو اس میں گزار دے، اگر وہ تجھے وطن نصیب کرے تو وطن میں بسر کر۔ اگر پردیس دے تو پردیس میں ہی زندگی کاٹ۔ غرضیکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ بخشے اسی پر تکیہ کر۔ اگر وہ گدڑی دے تو پہن لے اگر قاقم دے تو اسے اوڑھ لے[1] اگر وہ تجھے گدھا دے تو اس پر سواری کر اور اگر گھوڑا دے تو اسے بھی نہ چھوڑ۔

---

[1] قاقم ایک چوپایہ ہے جو بلی اور سنجاب کی طرح گوشت خور ہے، اور قد میں اسی قدر ہے۔ اس کی پوشین نہایت ملائم اور براق کی طرح سفید ہوتی ہے

اصطلاحاً ملائم لباس کے معنی ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ جو بھی کچھ دے، اسے لے۔ اور جو کچھ نہ دے اس پر صبر کر تاکہ تو مردِ راہ حق بن جائے، اور تو خدا رسیدہ ہو جائے۔ صبر بھی عجیب چیز ہے، چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

"اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ" (صبر کلیدِ راحت ہے) صبر اختیار کر اور مردِ راہ بن۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر مہربانی کی ہے اور تجھے بخش دے گا۔

کتاب ہذا کے پڑھنے والو! اگر میری کتاب کو پڑھو تو میرے حق میں دُعائے خیر کرنا۔ اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوتا ہوں اور الوداع کہتا ہوں اور تمھیں اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ واعلا صفاتہٗ کے سپرد کرتا ہوں تاکہ تم خوش رہو۔ میری بات پر خفا نہ ہونا اور غصّہ نہ کرنا۔ میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔

ع بر رسولاں بلاغ باشد و بس

قاصدوں کا کام صرف پیغام رسانی ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔ ہمارا کام صرف پیغام پہنچانا ہے تمھیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لازم ہے کہ اس پر عمل کرو اور میرے حق میں دُعائے خیر کرو۔ اے میرے خُدائے برحق جَلّ جَلالَہٗ وَعَمَّ نوالہٗ ! میری کتاب کو منوّر کر اور مجھ پر نوازش فرما۔ میرے گناہ بخش دے۔ یقیناً جو کچھ ہے تو ہی ہے ؎

مکن اے علی بیش ازیں گفتگو
کہ مردِ خدائی و پاکیزہ خو
ہر آنچہ تو داری ثواب و عذاب
خدا داند آں راھمہ بالصّواب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تصوّف فاؤنڈیشن

مطبوعات شعبہ : شیخ علی بن عثمان ہجویریؒ
بتعاون : شانِ ولایت ٹرسٹ ۔ لاہور

○

فارسی متن ——— نسخہ تہران

کشف المحجوب تصنیفِ لطیف : شیخ علی بن عثمان ہجویریؒ
ضخامت ۴۰۰ صفحات ، قیمت مجلد ۱۷۵ روپے

○

اُردو ترجمہ ——— نسخہ ماسکو

کشف المحجوب تصنیفِ لطیف : شیخ علی بن عثمان ہجویریؒ
تحقیق و ترجمہ : سیّد محمد فاروق القادری ، پیش لفظ : حکیم محمد موسیٰ امرتسری
ضخامت ۶۱۶ صفحات ، قیمت مجلد ۱۵۰ روپے

○

انگریزی ترجمہ ——— نسخہ لاہور

کشف المحجوب تصنیفِ لطیف : شیخ علی بن عثمان ہجویریؒ
تحقیق و ترجمہ : آر۔ اے۔ نکلسن ، پیش لفظ : حضرت شہید اللہ فریدیؒ
ضخامت ۴۷۲ صفحات ، قیمت مجلد ۱۷۵ روپے

○

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات
۳۴۹۔ این سمن آباد ـــ لاہور ـــ پاکستان